Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۲۳ نبوت ۱۳۶۸ہش، ۲۳ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۶۶

استہزاء کرنے والوں کا انجام

"استہزاء کرنے والے ہمیشہ مغلوب ہوئے ہیں۔ اس لئے یا تو پھر بعد میں دیر میں آتے ہیں اور شرمندہ ہوتے ہیں اور پچھتاتے ہیں اور روتے ہیں اور گریہ و زاری کرتے ہیں اور استغفار سے کام لیتے ہیں یا پھر خود انکی عظمتیں مٹادی جاتی ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو چاہیئے کہ ساری کمندوں کو جلادے اور صرف محبتِ الٰہی ہی کی کمند کو باقی رہنے دے۔ خدا نے بہت سے نمونے پیش کئے ہیں۔ آدمؑ سے لے کر نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک کل انبیاء اسی نمونہ کی خاطر ہی تو اس نے بھیجے ہیں تا لوگ اُن کے نقشِ قدم پر چلیں۔ جس طرح وہ خدا تعالیٰ تک پہنچے اسی طرح اور بھی کوشش کریں۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہوجاتا ہے خدا اس کا ہوجاتا ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔ شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں۔ ع بدنام کنندۂ نکو مے چند

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۴۶)

"ایسے بنو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے۔ مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہوسکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصّہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔ اس نے تو اپنا مقصود و مطلوب اور معبود صرف خواہشاتِ نفسانی اور لذائذِ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علتِ غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔ (اور جنوں انسانوں کو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ترجمہ از ناقل) پس حصر کر دیا ہے کہ صرف اور صرف عبادتِ الٰہی مقصد ہونا چاہیئے اور صرف اسی غرض کے لئے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔ برخلاف اس کے اور ہی اور ارادے اور، اَور ہی اور خواہشات ہیں۔

بھلا سوچو تو سہی کہ ایک شخص، ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ میرے باغ کی حفاظت کر اس کی آب پاشی اور شاخ تراشی سے اسے عمدہ طور کا بنا اور عمدہ عمدہ پھول بیل بُوٹے لگا۔ کہ وہ ہرا بھرا ہوجاوے۔ شاداب اور سر سبز ہوجاوے۔ مگر بجائے اس کے وہ شخص آتے ہی جتنے عمدہ عمدہ پھل پھول اس میں لگے ہوئے تھے ان کو کاٹ کر ضائع کردے یا اپنے ذاتی مفاد کے لئے فروخت کرے اور ناجائز دست اندازی سے باغ کو ویران کردے تو بتاؤ کہ وہ مالک جب آوے گا تو اس سے کیا سلوک کرے گا۔

خدا نے تو بھیجا تھا کہ عبادت کرے اور حق اللہ اور حق العباد کو بجا لاوے۔ مگر یہ آتے ہی بیویوں میں مشغول، بچوں میں محو، اور اپنے لذائذ کا بندہ بن گیا۔ اور اس اصل مقصد کو بالکل بھول ہی گیا بتاؤ اس کا خدا کے سامنے کیا جواب ہوگا؟"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۴۷)

• مکرم طارق محمود صاحب ابن مبارک محمود صاحب پانی پتی ویگن کے ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے۔ اور میو ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ ٹانگ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ دوست انکی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

• جملہ خدام اور احباب جماعت یہ امر نوٹ فرمالیں کہ آئندہ خط و کتابت کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بجائے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان لکھا جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

تازہ اطلاع کے مطابق مکرم کرنل ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب خدا کے فضل سے اب بہت بہتر ہیں اور گذشتہ چھ سات روز سے بخار نہیں ہوا لیکن کمزوری باقی ہے۔ آپ سب احباب کی دعاؤں کیلئے شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

محترم مسعود احمد دہلوی صاحب کا ایڈریس

محترم مسعود احمد دہلوی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل آجکل عارضی طور پر جرمنی میں مقیم ہیں۔ اُن کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے۔

MASOOD AHMAD KHAN
C/O IRFAN KHAN
HENRY- BUDGE .STR 56
6000 FRANKFURT/MAIN
W. GERMANY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳، نبوت ۱۳۶۸ ہش ۲۳، نومبر ۱۹۸۹ء

وڈیو کیسٹ

مشینیں نہ تو اچھی ہوتی ہیں نہ بری ۔ ان سے اچھا کام لیں تو وہ اچھی اور بُرا کام لیں تو بُری ۔ ریڈیو کی شروع شروع میں مذہبی حلقوں میں مخالفت ہوئی اور شائد یہ بات درست بھی تھی کیونکہ ان دنوں گانے بجانے ہی سے سارا وقت گذارا جاتا تھا ۔ منتظمین کے پاس کوئی مفید پروگرام نہ تھے ۔ لیکن گانے بجانے کا پروگرام اچھا نہ ہونے کے باوجود ریڈیو تو ریڈیو ہی رہا ۔ اب منتظمین کے ہاتھ خاصے لمبے ہو چکے ہیں ۔ اپنے ملکی پروگرام بھی اور دیگر ملکوں کے پروگرام بھی خاصی حد تک مفید بنا دیئے گئے ہیں ۔ یہی حال ٹیلیویژن کا تھا ، اور ہے ۔ اچھے پروگرام ہوں تو ٹیلیویژن اچھا اور بُرے پروگرام ہوں تو یہی چیز بُری ۔ اسی لئے اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ والدین اپنے بچوں کو بتائیں کہ کونسا پروگرام اچھا ہے اور کونسا بُرا ۔ ہماری بھی خوش قسمتی ہے کہ انگلستان سے آنے والے یعنی سیدنا حضرت امام جماعت سے متعلق وڈیو کیسٹ بھی تو ٹیلیویژن پر ہی دیکھے جاتے ہیں ۔ اس وقت ٹیلی ویژن کتنا اچھا لگتا ہے ۔ اور یہ واقعی اچھی ہی چیز ہے ۔ اچھے پروگراموں کے ساتھ۔

اب دیکھئے بیاہ شادی کی وڈیو کیسٹ ۔ دنیا پھیل گئی ہے ۔ ایک بھائی امریکہ میں ہے تو ایک بہن جرمنی میں ۔ والدین پاکستان میں ۔ شادی بیاہ کی روداد سب رشتہ دار دیکھنا چاہتے ہیں یا وہ خود موجود ہوں یا تصویری رنگ میں تقریب دکھا دی جائے ، گویا کہ وڈیو اس میں خاصی مددگار ثابت ہوتی ہے لیکن ۔ اور یہ لیکن ایک بہت بڑا سوال بن کر ہمارے سامنے آتا ہے ۔ یہ وڈیو ایسی ہونی چاہیئے کہ سب بلا جھجک دیکھ سکیں ۔ سب سے مراد سب رشتے دار ۔ اگر اس میں ایسی پردہ دار عورتیں بھی ہوں جو آپ سے پردہ کرتی ہیں تو آپ ان کی وڈیو کیوں دیکھیں ۔ آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ نامحرم عورتوں کو محرم عورتوں میں شامل کر کے ان کی تصویریں لیں ۔ یہ بات نہائت ناپسندیدہ ہے ۔ شادی کے موقع پر اکثر ایسی غلطی ہونے لگی ہے ۔ نامحرم وڈیو کی آنکھ سے چھپتی پھرتی ہیں اور انہیں چھُپنے کی جگہ نہیں ملتی ۔ ہمیں اس سلسلہ میں انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے ۔ شادی کی خوشی میں ہمیں یہ بات ہرگز محو نہ کر دینی چاہیئے کہ نامحرم پردہ دار عورتوں کو وڈیو میں شامل کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے ۔

دِن کو دِن کہنے سے روکو ، رات کو رات تو کہنے دو
چھَم چھَم گرتے اَشکوں کو برسات تو کہنے دو
تم کو استحقاق ہے جھُوٹی باتیں کہتے رہنے کا
مجھ کو اک چھوٹی سی سچّی بات تو کہنے دو

ــــــ ابو الاقبال

آتا نہیں زاہد ترے سجدوں کا یقیں کچھ
دل میں ترے کچھ اور ہے کہتی ہے جبیں کچھ

جنّت وہی گوشہ ہے کہ مِل جائے جہاں تُو
کیا اسکے علاوہ بھی ہے فردوسِ بریں کچھ

کیا جانیئے کیوں درپئے آزار ہے دُنیا
اب تُو ہی بتادے ہمیں اے عرشِ بریں کچھ

اے چشمِ حسیں پھر کوئی مُبہم سا اشارہ
نومیدیٔ دل کے لئے صہبائے یقیں کچھ

کیوں وعدۂ جنّت پہ جئے جاتا ہے زاہد
ہے اسمیں بُرا کیا کہ جو مل جائے یہیں کچھ

اس میں کوئی اُمّید نہ حسرت نہ تمنّا
اب تیرے سوا دل میں مری جان نہیں کچھ

ہم تیرہ نصیبوں کو بھی ہیں تجھ سے اُمیدیں
رحمت کی نظر ہم پہ بھی اے ماہِ مبیںؐ کچھ

کر ان کو ذرا حُسنِ عمل سے بھی مُزیّن
اے شیخ ترے جُبّہ و دستار نہیں کچھ

تُو ہے کہ ہر اِک حال میں مائل بہ کرم ہے
ہم ہیں کہ ہمیں اسکے سزاوار نہیں کچھ

محمودؔ بھی ہے حلقہ بگوشِ شہِ یثربؐ
ہو غور ذرا اس پہ بھی اے مفتیٔ دیں کچھ

ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی

" ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خداتعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو ۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے ۔"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ)

صد سالہ جوبلی جشنِ تشکّر کے موقعہ پر

گورنمنٹ سیرالیون کی طرف سے ڈاک کی یادگاری ٹکٹ کا اجراء

۸؍جون ۱۹۸۹ئہ کا دن تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا جبکہ گورنمنٹ سیرالیون نے صد سالہ جشن تشکّر کے تاریخی موقعہ پر یادگاری ٹکٹ جاری کیا۔ آج ہر احمدی کا دل خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے جذبات سے لبریز ہے کہ اس خدائے عزّوجل نے حکومتِ سیرالیون کو صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر یہ یادگاری ٹکٹ جاری کرنے کی توفیق دی اور احباب جماعت کو ان کی زندگیوں میں یہ تاریخی اور مبارک دن دیکھنا نصیب ہوا۔ تاریخ احمدیت میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی ملک کے محکمہ ڈاک نے احمدیت کی کسی تقریب کی یاد میں یادگاری ٹکٹ جاری کیا۔ یہ سعادت احمدیہ جماعت سیرالیون کے حصّہ میں آئی۔ جو محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو ہمارے نہایت ہی جان سے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ کی دعاؤں سے نصیب ہوا

تقریب کا اہتمام: اس رنگ برنگ تاریخی تقریب کا اہتمام مین پوسٹ آفس (MAIN POST OFFICE) فری ٹاؤن کے ہال میں کیا گیا تھا۔ جہاں پولیس کا بینڈ صبح آٹھ بجے سے ہی اپنی سریلی دھنوں سے عوام کی کشش کا موجب بنا رہا اور ہر گزرنے والے کو تقریب کی وجہ تسمیہ کا استفسار کرنے کی دعوت دیتا رہا چونکہ پوسٹ آفس فری ٹاؤن کی سب سے پُر رونق سڑک پر واقع ہے۔ جہاں ہر وقت گہما گہمی رہتی ہے۔ چنانچہ یہ تقریب اس طرح ہزارہا لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچانے کا موجب بنی ــــ اس تقریب کی اہم بات یہ تھی کہ گورنمنٹ نے اس کو اپنی تقریب قرار دے دیا تھا اور اس تقریب میں استعمال ہونے والا فرنیچر "اسٹیٹ ہاؤس" سے مہیّا کیا گیا تھا ــــ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے طلبہ نے دورانِ تقریب اُن ممالک کے جھنڈوں کو تھام رکھا تھا جن میں احمدیت اپنے پاؤں مضبوطی سے جما چکی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ جنکی تعداد ۸۰۰ کے قریب تھی بار بار احمدیہ نغمہ

AHMADIYYA CAME TO SERVE,
TO SERVE FOR EVER

سریلی آواز میں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کرتے رہے۔ جس نے احمدیت کو ایک نئی شان اور رُعب و دبدبہ عطا کیا اور احمدیت کے نام کی پوسٹ آفس کے اندر اور باہر خوب تشہیر ہوئی۔

تقریب کے دوران پوسٹ آفس حسبِ معمول فنکشن کرتا رہا۔ جہاں اس دوران ہزاروں افراد نے اندر داخل ہو کر ٹکٹوں کی خرید و فروخت کی۔ اندر آتے اور باہر جاتے ہماری تقریب کو غور سے دیکھا اور سُنا۔ تقریب میں شمولیّت اختیار کرنے والوں میں پارلیمینٹیرینز، سفراء۔ مختلف محکموں کے آفیسرز اور سرکردہ افراد۔ شامل تھے جن میں الحاج مصطفےٰ سنوسی سابق نائب وزیر اعظم حال صدر مسلم کانگرس شامل تھے۔

پوسٹ آفس کے ورکرز کا بیان ہے کہ پوسٹ آفس میں ٹکٹوں کے اجراء پر ہونے والی گذشتہ تمام تقاریب میں سے یہ تقریب اپنی شان میں اپنی مثال آپ ہے۔

تقریب کا آغاز: تقریب میں صدارت کے فرائض مسٹر ماطوری چیف سیکرٹری وزارتِ مواصلات SENIOR PERMANANT SECT. MINISTRY OF TRANSPORT AND COMMUNICATION نے ادا کئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترم برادرم عبدالسلام صاحب ظافر نے کی۔ تلاوت کے بعد پوسٹل سروسز ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر MR. K.K. DARAMMY جن کے سر اس ٹکٹ کے اجراء کی کامیابی کا سہرا ہے نے مہمانِ خصوصی کا حاضرین سے تعارف کروایا۔ بعدہٗ مہمانِ خصوصی چیف سیکرٹری نے اپنے ریمارکس میں تقریب کی اہمیّت بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے طبّی و تعلیمی اداروں کا ذکر کیا اور خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ آج سو سال پورا ہونے پر گورنمنٹ کی طرف سے یادگاری ٹکٹ اس بات کی علامت ہے کہ گورنمنٹ جماعت احمدیہ کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے اور یہ ٹکٹ جماعت احمدیہ کی ۵۲ سالہ خدمات کا صلہ ہے اور اس صورت میں ہم مشن کی خوشی میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ جب دوسری جوبلی منا رہی ہوگی اس وقت نہ معلوم کتنے ممالک جماعت کی خدمات کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے یادگاری ٹکٹیں جاری کریں گے۔

چیف سیکرٹری کی تقریر کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنے KEY NOTE میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کی بیک گراؤنڈ بیان کی۔ احمدیت کی تاریخ کا اجمالی خاکہ پیش کرتے ہوئے سیرالیون کی علمی اور طبّی میدانوں میں احمدیت کی کوششوں اور کامیابیوں کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ

اس سال ہم جماعتی ترقی کے حسین اور سنہری دور سے گزرتے ہوئے صد سالہ جشن تشکّر منانے کی توفیق پا رہے ہیں اور ہماری رُوح کا ذرّہ ذرّہ حمد الٰہی پر مشتمل سُریلے نغمے گانے میں مصروف ہے۔ ایک بیج تھا جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ آج سے ایک سو سال قبل بویا گیا اور اس ننھے سے درخت کو آج ہم اپنے سامنے پھلوں سے لدا ہوا تناور درخت دیکھ رہے ہیں جس کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کے لئے کئی آندھیاں چلیں۔ کئی طوفان برپا ہوئے اور سیلاب آئے مگر اس کو نقصان پہنچانے کی بجائے خود ہی نقصان کا نشانہ بن گئے۔

امیر مولانا مبشر محترم نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کئے گئے تمام خدائی وعدے آج ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے خصوصاً

مَیں تیری دعوت کو زمین کے
کناروں تک پہنچاؤں گا

کا ذکر کرتے ہوئے ان ملکوں کی تعداد بتلائی جہاں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ آخر میں آنمحترم نے وزیر مملکت وزارت مواصلات۔ ڈائریکٹر اور صدر مملکت کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے ہمارے ساتھ پورا تعاون کیا اور اس تاریخی کامیابی کو ممکن بنایا۔

تقریب کے آخر میں ایم۔ پی۔ بائیو سیکرٹری جنرل احمدیہ مشن نے مہمانِ خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا کہ مسٹر ڈرامی ڈائریکٹر محکمہ ڈاک ہمارے بہت ہی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا۔ تقریب کو کامیاب بنانے میں ہمیں گائیڈ لائن دی ــــ ووٹ آف تھینک کے بعد مہمان خصوصی مسٹر ماطوری نے سب سے پہلی ٹکٹ خرید کر ٹکٹ کی خریداری کا افتتاح کیا۔ جسکے بعد ایک انبوہِ کثیر نے قطار میں کھڑے ہو کر ٹکٹیں خریدیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام مہمانوں کی ٹھنڈے مشروبات اور کیک وغیرہ سے تواضع کی گئی اور ساتھ ساتھ انگریزی زبان میں طبع شدہ لٹریچر مہمانوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور ان کو کتب کا تعارف اور احمدیت کا تعارف بھی اس موقعہ پر کروایا۔ کتب کی تقسیم کے فرائض خاکسار مولوی حنیف احمد محمود نے ادا کئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیومیٹری کے علم کو کب، کس نے اور کیسے فروغ دیا؟

جیومیٹری کے معنی ہیں زمین کی پیمائش۔ اس علم کو مصر والوں نے فروغ دیا۔ انہوں نے جو پہاڑ جیسے اہرام اور عظیم الشان عمارتیں بنائیں وہ پیمائش کے اس علم کے بغیر نہیں بن سکتی تھیں مگر تاریخ دان کہتے ہیں کہ پہلے پہل مصریوں نے جیومیٹری یعنی زمین کی پیمائش کا علم دریائے نیل کے سیلابوں کی وجہ سے سیکھا۔ نیل میں ہر سال طغیانی آتی تھی اور اپنے ساتھ زرخیز مٹی لاتی تھی۔ سیلاب اپنے ساتھ مکانوں، زمینوں اور جائیدادوں کی حد بندیوں کے نشانات بھی بہا کر لے جاتے تھے۔ چنانچہ ہر سیلاب کے بعد پھر سے پیمائش ہوتی تھی اور پھر سے نشان ڈالے جاتے تھے۔ یہ عمل اتنی بار دہرایا گیا کہ مصریوں نے زمین ناپنے کے بڑے اچھے آلے ایجاد کر لئے جنہیں ہم جیومیٹری کے آلے کہہ سکتے ہیں۔ بعد میں انہوں نے اپنے اسی علم کو عمارتوں کی تعمیر میں بڑی خوبی سے استعمال کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

سیاحت

۵ر نومبر کو لاہور میں پاکستان ٹورازم کنونشن کا افتتاح کرتے ہوئے وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو نے ٹورازم یعنی سیاحت کو صنعت کا درجہ دینے کا اعلان کیا اور حکومت کے اس ارادے کا اظہار کیا کہ سیاحت کو پاکستان کے محصولات میں سے ایک بڑی آئٹم بنا دیا جائے۔ اُنہوں نے اس بات کا اعلان کیا کہ اس کنونشن کے افتتاح کے وقت سے شروع کر کے سیاحت سے متعلقہ تمام شعبوں مثلاً ہوٹل موٹل سیاحوں کے دیکھنے کی جگہیں تفریح گاہیں اور ایسی ہی دیگر تمام چیزیں حکومت کی طرف سے ضروری رعایات حاصل کر سکیں گی۔ ویسی ہی رعایات جیسی کہ دوسری صنعتوں کو حاصل ہیں اس کنونشن میں ۴۵۰ کے قریب نمائندے شامل ہوئے جن میں سے ۱۰۰ نمائندے ۲۵ مختلف ممالک سے تعلق رکھتے تھے۔

وزیرِ اعظم صاحبہ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اس سے قبل سیاحت کی طرف سے بہت زیادہ بے توجہی برتی گئی ہے جب کہ بعض ممالک نے سیاحت کی صنعت کو اتنی ترقی دی ہے کہ یہ انکے محصولات میں سرِ فہرست ہے۔ آپ نے ترکی اور ملائیشیا کی درخشندہ مثالوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان جیسے ملکوں نے سیاحت کو فروغ دے کر اپنے فارن ایکسچینج کی پوزیشن کو بہت مضبوط اور مستحکم کر لیا ہے۔ محترمہ بے نظیر صاحبہ نے یہ بھی کہا کہ نئی صدی کے شروع ہونے تک سیاحت سے حاصل ہونے والی رقم تیل کی آمد سے بھی بڑھ جائے گی۔ آپ نے نجی سیکٹر کو اس طرف متوجہ کیا کہ حکومت کی طرف سے دی جانے والی مراعات کا فائدہ اٹھائیں اور سیاحت کو فروغ دیں۔ آپ نے کہا کہ اسمیں کچھ شک نہیں کہ اسوقت سیاحت کرنے والوں کو بہت کم آسانیاں میسر ہیں۔ صرف مری ہی کو ایک ایسا مقام نہیں قرار دیا جانا چاہیئے جہاں لوگ اپنی چھٹیاں گذار سکیں۔ مختلف دیگر مقامات کو اس سلسلے میں سامنے رکھ کر ضروری سہولتیں میسر کی جانی چاہئیں

انہوں نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ سیاحت سے مراد صرف یہی نہیں کہ بیرونی لوگ مختلف مقامات دیکھنے کے لئے آئیں۔ بلکہ مقامی لوگوں کو بھی اس بات کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے کرتے چاہئیں حکومت کا خیال یہ ہے کہ ۲۰۰۰ء تک سیاحت کیلئے کم از کم دس لاکھ لوگ پاکستان آنے چاہئیں۔ انہوں نے پنجاب حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ اُسنے اس کنونشن کے انعقاد کے لئے سہولتیں مہیا کی ہیں۔ چاروں صوبوں کو تلقین کرتے ہوئے اُنہوں نے بتایا کہ۔ وفاقی حکومت نے کم قیمت پر زمینیں فروخت کرنیکا فیصلہ کیا ہے تاکہ ان زمینوں کو سیاحوں کی دلچسپی کے لئے استعمال کیا جا سکے جہاں تک اس سلسلے میں کسی منصوبے کا تعلق ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ سیاحت کے وفاقی وزیر عنقریب اس کا اعلان کریں گے

وفاقی وزیر نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں چیف گیسٹ کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ کنونشن جس میں جاپان مغربی جرمنی فرانس برطانیہ آسٹریلیا کینیڈا اٹلی اور ہندوستان جیسے ممالک شمولیت کر رہے ہیں ان کی مدد سے یا ان کے مشورے سے خاصے اچھے پروگرام ترتیب دیئے جا سکیں گے۔ ہم اپنے قارئین کو یہ بات یاد دلانا چاہیں گے کہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے کچھ عرصہ ہوا جماعت کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی تھی کہ جو لوگ سیاحوں کو اپنے گھروں میں رکھ سکتے ہوں وہ دنیا کی مختلف احمدیہ جماعتوں کو اطلاع دیں تاکہ سیاح آسانی کے ساتھ اور اعتماد کے ساتھ انکے ملکوں میں جا کر قدرت کے نظاروں سے لطف اندوز ہو سکیں۔ اسطرح مختلف ممالک کے لوگوں سے تعلقات بھی آسانی سے بڑھائے جا سکیں گے۔

سمسٹر سسٹم

جب سے تعلیم کا موجودہ سسٹم شروع ہوا ہے یعنی سکول اور کالج اور یونیورسٹیاں۔ پرائمری مڈل اور ہائی اور اس سے اعلیٰ تعلیم۔ تعلیم کے معیار کا اندازہ لگانے کیلئے اور ایک کلاس سے دوسری کلاس میں طالب علم کو لے جانے کیلئے سالانہ امتحان ہوتے رہے ہیں۔ سال کے دوران بھی تین ماہ کے بعد۔ چھ ماہ کے بعد اور نو ماہ کے بعد امتحان ہوا کرتے تھے اور اُن کا طریق یہ تھا کہ تین ماہ جو کچھ پڑھا ہے اسکا امتحان تین ماہ کے بعد لیا جائے گا۔ اور ان تین ماہ اور ان سے اگلے تین ماہ میں جو کچھ پڑھا ہے۔ اس سارے کا امتحان چھ ماہ کے بعد لیا جائیگا۔ اور اسی طرح نو مہینوں میں شروع سے نویں مہینے کے آخیر تک جو کچھ پڑھا ہے وہ نو مہینے کے بعد امتحان میں پوچھا جائے گا۔ اسی طرح سالانہ امتحان۔ لیکن چونکہ بعض ملکوں میں طریقہ امتحان اس سے مختلف ہے یعنی وہاں تعلیم کا نظام سمیسٹر کا ہے۔ اسلئے کچھ عرصے سے یہاں بھی سمیسٹر آزمایا جا رہا ہے کبھی سمیسٹر شروع کر لیا جاتا ہے اور کبھی اسے ترک کر دیا جاتا ہے کبھی پھر شروع کر لیا جاتا ہے۔ کراچی یونیورسٹی نے ایک دفعہ پھر سالانہ امتحان کا طریق رائج کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اگرچہ اب امتحانوں کیلئے جو سکیم تیار کی گئی ہے اسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ سمیسٹر کے سسٹم اور سالانہ امتحان کے سسٹم کی خوبیوں کو ایک دوسرے میں مدغم کر کے ایک نیا طریق رائج کیا جائیگا این۔ ای۔ ڈی یونیورسٹی نے ۸۹-۱۹۸۸ء کے سیشن کیلئے سالانہ امتحان لیا کراچی یونیورسٹی نے بھی فیصلہ کیا تھا کہ بعض تبدیلیوں کے ساتھ سالانہ امتحان کا طریق جاری کیا جائے۔ یہ فیصلہ گذشتہ سال کیا گیا تھا۔ اور اس پر عمل درآمد کرنے کے ۹۰-۱۹۸۹ء مقرر کیا گیا۔ لیکن اسکے بعد اس سسٹم پر نظرِ ثانی کی گئی اور پھر سمیسٹر سسٹم جاری کر دیا گیا۔ کراچی یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل نے حال ہی میں اس معاملے پر دوبارہ غور کیا ہے۔ وائس چانسلر ڈاکٹر منظور الدین احمد نے اس بحث تمحیص کا آغاز کیا ہے اور اُنہوں نے کہا کہ دونوں طریقوں کے اچھے نکات کو جمع کر کے ایک نیا طریق جاری ہونا چاہیئے۔ مثلاً جہاں تک تعلیم کا سوال ہے اسے تو سمیسٹر کے مطابق ہی تقسیم کیا جائے گا لیکن درمیانی امتحانات اور خاص ٹسٹ جو سمیسٹر سسٹم میں لئے جاتے ہیں وہ ختم کر دیئے جائیں گے۔ سال بہ سال امتحان لیکر اسے پیپر ایک اور پیپر دو کہا جائے گا۔ یونیورسٹی کا فیصلہ تو یہ تھا کہ اگلے سال کے فروری سے اس طریق کو رائج کیا جائے لیکن دیکھیئے یہ طریق رائج ہوتا ہے یا اس پر پھر ایک دفعہ نظرِ ثانی کر کے اس کی شکل بدل دی جاتی ہے

خدام الاحمدیہ سٹیل ٹاؤن کراچی کا
تربیتی اجتماع

۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک خدام الاحمدیہ مجلس اسٹیل ٹاؤن کراچی کا باقاعدہ پہلا سالانہ اجتماع کھلے میدان میں منعقد ہوا۔ صبح نو بجے افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ ضلع کراچی نے فرمائی اور افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ علمی، ورزشی مقابلہ جات اور نماز جمعہ کے بعد بیت بازی اور مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اختتامی اجلاس میں مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی نے علمی، ورزشی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور مؤثر خطاب سے خدام کو نوازا۔ اس اجتماع کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ پروگرام بفضل تعالیٰ وقت پر شروع ہو کر عین وقت پر ختم ہوا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسٹیل ٹاؤن کراچی)

کیا آپ نے اپنا چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے۔ وقف جدید کے سال کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ آپ جلد از جلد اپنا چندہ وقف جدید ادا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مکرم الٰہی صاحب ظفر

محترم چوہدری اللہ بخش صاحب

ضلع ہوشیار پور میں تحصیل گڑھ شنکر کے نزدیک ہندو راجپوت قوم کا ایک حصہ ہے جس کا نام پوسی ہے۔ آپ وہاں کے رہنے والے تھے۔ ہمارے اور عام راجپوت گھرانے کے علاوہ وہاں ایک گھر سیدوں کا بھی تھا۔ جو دین سے تعلق رکھنے والے تھے میاں جی (ہم اپنے والد صاحب کو میاں جی کہہ کر پکارتے تھے) بیان کرتے تھے کہ مجھے بچپن ہی سے دین سے محبت تھی اور اکثر ان سید صاحب بزرگ کی صحبت میں رہا کرتا تھا۔ بنگہ ضلع جالندھر جو ہمارے قصبہ سے ۵، ۶ کوس کے فاصلے پر ہے۔ میاں جی کا وہاں اہلحدیث جماعت کے ساتھ تعلق تھا۔ آپ کے چچازاد دو بھائی مکرم میاں عمر الدین صاحب اور میاں مولا بخش صاحب بنگہ میں رہائش رکھتے تھے۔ آپ کا وہاں اکثر آنا جانا ہوا کرتا تھا۔ بنگہ میں اہل حدیث کی اپنی ایک مسجد تھی۔ (اس جماعت کے ایک سید بزرگ جن کو بھائی جی کہہ کر پکارتے تھے) نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سب سے پہلے بیعت کی۔ اور ان کی بیعت کے ساتھ بنگہ کے باقی اہل حدیث احباب نے بھی بیعت کرلی۔ ہمارے خاندان میں محترم چچا جان عمر الدین اور مکرم مولا بخش صاحب نے بیعت کرنے میں پہل کی۔ ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر انہیں قادیان میں حضرت بانیٔ سلسلہ کی زیارت بھی نصیب ہو گئی۔ میاں جی جب اپنی بیعت کا واقعہ بیان کیا کرتے تھے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ کہ عمر الدین نے تو پہلے بیعت کر لی۔ اور میں نے سوچا کہ میں پہلے براہین احمدیہ کا مطالعہ مکمل کرلوں اور آپ کے دعوای کی اچھی طرح تصدیق کرلوں پھر بیعت کرلوں گا۔ تاہم خدا تعالیٰ نے جلد ہی حضرت بانیٔ سلسلہ کے دعوای کو قبول کرنے کیلئے آپ کے دل کو کھول دیا۔

اور ۱۹۰۷ء میں بذریعہ خط آپ نے بھی بیعت کرلی۔

آپ حضور اقدس کی زندگی میں قادیان نہ جا سکے۔ اس کا انہیں اس قدر قلق تھا کہ آپ اس کا ذکر کرتے رو پڑتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی فرماتے تھے کہ مولا کریم نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا کہ بالکل کشف کی حالت میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ایک دفعہ آپ نے دیکھا کہ آپ دیوار کی لپائی کر رہے ہیں۔ اسی اثناء میں حضور تشریف لائے ہیں چہرہ مبارک نور سے چمک رہا ہے اور فرماتے ہیں "اللہ بخش آؤ ہم بھی تمہاری مدد کرتے ہیں"

دوسری دفعہ دیکھا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ تشریف لائے ہیں اور ہر طرف نور ہی نور برس رہا ہے کوٹھے کی چھت پر جلسہ ہے اور بے شمار لوگوں کا جمگھٹا ہے اور حضور نے تقریر کرنی ہے حضور فرماتے ہیں کہ کوئی تلاوت قرآن کریم کریں۔ اس پر ایک چھوٹے بچے کو بغلوں سے اٹھا کر میز پر کھڑا کیا گیا۔ اور اس نے تلاوت قرآن کریم کی۔ (میاں جی کی یہ رؤیا اس رنگ میں بھی پوری ہوگئی۔ خدا تعالیٰ کا اس عاجز پر بے حد احسان ہے۔ اس نالائق کو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی توفیق مل گئی۔ کیونکہ چار بھائیوں میں سے یہ عاجز سب سے چھوٹا ہے)۔ رب کریم میرا انجام بخیر فرمائے۔

خدمت دین کیلئے زندگی وقف کرنے میں اس عاجز کی اپنی رؤیا بھی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ ایک مقام ہے جہاں حضرت صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ اور خاکسار ایک ٹین بجا بجا کر اعلان کر رہا ہے۔

اور حضور اقدس بہت پیار اور محبت کی نظر سے میری طرف دیکھ رہے ہیں۔

میاں جی فرماتے تھے کہ آپ سفر پر تھے جب آپ گڑھ شنکر پہنچے تو وہاں مکرم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے بتایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ وفات پا گئے ہیں فرماتے تھے کہ یہ خبر سن کر مجھے بے حد صدمہ ہوا۔ اور زمین پاؤں کے نیچے سے نکل گئی خصوصاً اس وجہ سے کہ افسوس زندگی میں آپ کی زیارت بھی نصیب نہ ہو سکی۔ چنانچہ آپ راتوں رات بنگہ پہنچے۔ اور نماز جنازہ غائب میں شامل ہوئے۔ اور باقی احباب کے ساتھ حضرت مولانا نور الدین صاحب امام جماعت الاوّل کی بیعت میں شامل ہوئے۔

۱۹۰۸ء کے جلسہ سالانہ میں قادیان گئے۔ چونکہ حضور کی وفات کے بعد یہ پہلا جلسہ تھا سب احباب جماعت کو سخت حزین اور غمگین پایا۔ میاں جی کو آئمہ جماعت سے بڑی گہری محبت اور عشق تھا۔ نہ صرف حضرت بانیٔ سلسلہ کے ذکر کے ساتھ بلکہ آئمہ کے ذکر پر بھی آنسو جاری ہو جاتے تھے خدا تعالیٰ سے گہری محبت۔ رسول اکرمؐ سے گہری محبت اور اکثر درود شریف اور تسبیحات کا ورد آپ کی زبان پر جاری رہتا تھا۔ نماز گہری توجہ سے پڑھتے تھے۔ اور نماز تہجد آخر عمر تک باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ گویا ان کی عادت بن چکی تھی نماز تہجد سے پہلے گھر کے قریب ایک کنواں تھا۔ اس کے تازہ پانی سے غسل کرتے تھے۔ خدا کے فضل سے آپ تقوٰی کے اعلیٰ مقام کا نمونہ تھے۔ آپ کی دعاؤں اور پاک نمونہ کی وجہ سے ہم سب بھائیوں کو بھی نیکی اور احمدیت کی پیاری تعلیم نصیب ہوئی۔ آپ کی خواہش تھی کہ آپ کے سب بچے دین کے خادم ہوں۔ اپنے بڑے لڑکے "ماسٹر غلام محمد صاحب آف فیض اللہ چک کو قادیان تعلیم کیلئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کروایا۔ جب مرکز سے بڑی احمدی جماعتوں میں پرائمری سکول کھولنے کا فیصلہ ہوا تو بھائی جان غلام محمد کو نارمل کورس میں داخل کیا گیا۔ ۱۹۱۸ء میں بھائی جان کو قادیان کے قریب ایک مخلص جماعت فیض اللہ چک میں بطور مدرس بھجوایا۔ چنانچہ بھائی جان فسادات ۱۹۴۷ء تک فیض اللہ چک میں پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے گو بعد میں مرکز نے مالی مشکلات کی بناء پر ان کی تنخواہ تو بند کر دی البتہ ڈسٹرکٹ بورڈ سے جو تھوڑی سی گرانٹ ملتی تھی اس پر، کسی قدر گاؤں کے ڈاکخانہ کی طرف سے معمولی الاؤنس پر اور اپنی اہلیہ محترمہ سائرہ بیگم کے ذریعہ احمدیہ زنانہ سکول کھول دیا۔ خدا تعالیٰ نے اس میں برکت ڈال دی فیض اللہ چک کے اکثر احباب نے پرائمری تک کی تعلیم ان سے حاصل کی ہے۔

میاں جی بنگہ میں بھی احمدیہ پرائمری سکول میں بطور ٹیچر کام کرتے رہے۔ اور بعض دفعہ فیض اللہ چک آکر برادرم غلام محمد کی مدد کر دیتے تھے۔ بنگہ کے موجودہ نسل کے بعض احباب کو بھی حضرت میاں جی کی شاگردی کی سعادت حاصل ہے۔ چنانچہ ہمارے مخلص بھائی چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی اکثر حضرت میاں جی کا ذکر خیر کرتے ہیں کہ وہ ان کے شاگرد ہیں۔

حضرت میاں جی نے اپنے دوسرے بیٹے مکرم محمود احمد ناصر انسپکٹر آف ورکس ریلوے کو بھی قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم دلوائی۔ ان کو بھی ہر جگہ سلسلہ کی خدمت کا بھاری انعام نصیب ہوتا رہا۔ اور جماعتوں میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔

جب ۱۹۴۱ء میں سیدنا حضرت فضل عمر نے پہلے واقفین زندگی کا انتخاب فرمایا۔ اس عاجز کا تیسرا نمبر تھا۔ حضرت میاں جی کو بے حد خوشی ہوئی کہ حضور اقدس نے میرا وقف قبول فرمالیا۔ یورپ روانگی سے پہلے قادیان پہنچ گئے اور بٹالہ تک الوداع کرنے کیلئے مکرمہ والدہ محترمہ کو تسلی دی۔ اور دلی مبارک باد دیتے تھے کہ حضور نے ہمارے چھوٹے بیٹے کو خدمت دین کے لئے وقف زندگی قبول فرمالیا۔ اور ان کی وہ رؤیا بھی پوری ہوگئی۔ کہ چھوٹے لڑکے کو بغلوں سے اٹھا کر میز پر تلاوت قرآن کے لئے کھڑا کیا تھا۔

میاں جی گتکا کے مشہور کھلاڑی تھے۔ اور کئی جگہ انعام بھی حاصل کر چکے تھے جب بھی حضرت مولوی سرور شاہ صاحب سے ملاقات ہوتی تو آپ فرماتے کہ میں آپ کے والد صاحب کو جانتا ہوں وہ گتکا چلانا خوب جانتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بہادر اور نڈر تھے راتوں کو سفر بے خوف کر لیتے تھے۔ قصبہ میں اکثر ہندو، سکھ آپ کو میاں جی کہہ کے پکارتے تھے۔ اور عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔ اور بعض اپنے نجی معاملات میں آپ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ قصبہ میں صرف ایک احمدی گھرانہ تھا۔ اکثریت ہندوؤں کی تھی۔

گاؤں میں ایک مسلمان پٹواری تھے۔ ان پٹواری کے بڑے لڑکے محترم گلزار صاحب میاں جی کے شاگرد تھے اور نیک نمونہ دیکھ کر احمدی ہوگئے ان کی اولاد بھی مخلص احمدی ہے۔ حضرت میاں جی کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اس غرض سے ارد گرد کے دیہات میں مستقل مزاجی سے جایا کرتے تھے۔ نور پور

ربوہ میں
ہفتہ قرآن عظیم
۲۳ تا ۳۰ نومبر

اور مورالوال میں اکثر دعوت الی اللہ کے لئے جاتے تھے۔ گاؤں میں ایک صاحب بادو خان بھی احمدی ہو گئے تھے میاں جی انہیں قادیان کے جلسہ پر بھی لے گئے تھے لیکن وہ ڈر کی وجہ سے اپنے ایمان کا اظہار نہیں کرتے تھے۔

۱۹۴۷ء کے فسادات کے دنوں میں حضرت میاں جی اور ماں جی گاؤں میں اکیلے رہ گئے تھے۔ سکھ اور ہندو دوست خود آکر تسلی دیتے تھے۔ کہ فکر نہ کرو کوئی بھی آپ کو تکلیف یا دکھ نہیں دے گا۔ کوئی ضرورت ہو تو ہمیں بتلائیں۔

(جب برادرم فضل کریم صاحب (مجھ سے بڑے بھائی) ٹرک لے کر رات کے وقت ان کے نکالنے کیلئے گئے) تو ہمسایہ نے بڑی محبت کے ساتھ والدین کو الوداع کیا۔ ۱۹۵۲ء میں آپ بیمار تھے اور بھائی فضل کریم صاحب کے پاس گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں ایک کوارٹر میں رہائش رکھتے تھے۔ سیدنا حضرت فضل عمر ان کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے۔ اور دیر تک گفتگو فرماتے رہے اور دعا کی یہ موقع ہم سب کے لئے عید کی سی خوشی کا موجب تھا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے حضرت میاں جی کا جنازہ سیدنا حضرت فضل عمر نے پڑھایا۔ آپ قریباً سو سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ بہشتی مقبرے میں دفن ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ آپ ہمیں ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے کہ بچو امامت خدا تعالیٰ کا عظیم الشان انعام ہے۔ اس کی جتنی بھی قدر کرو کم ہے۔

حضرت فضل عمر سے بھی عشق تھا اس کے متعلق بھی اپنا رویا سنایا کہ دو مینار ہیں۔ ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ حضرت فضل عمر مشرق کے مینار سے مغرب کے مینار کی طرف اڑ کر جاتے تھے تو چاروں طرف نور ہی نور پھیل جاتا تھا۔ چنانچہ آپ کا یہ رویاء نہ صرف حضرت فضل عمر کے وجود میں پورا ہوا آپ کے دو جانشینوں کے وجود میں بھی پورا ہوا۔ خدا تعالیٰ محض اپنی رحمت سے ہم سب کو توحید خالص پر قائم فرمائے اور تقویٰ کے اعلیٰ و ارفع مقام پر کھڑا فرمائے جہاں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں کھڑا دیکھنا چاہتے ہیں۔ آخر میں خاکسار نہایت عاجزانہ طور پر احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ خداوند کریم جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ امام جماعت نے ایک مقدس ذمہ داری میرے سپرد فرمائی ہے خدا تعالیٰ ملک پرتگال میں اپنی خاص تائید و نصرت سے احمدیت کو شاندار ترقی عطا فرمائے۔ اور یہ قوم بھی احمدیت میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ کی آسمانی برکات سے حصہ لے۔ نہ صرف پرتگال بلکہ ساری زمین ہی اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے

والدین اور فوت شدہ بھائیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں خدا تعالیٰ ان سب کو غریق رحمت فرمائے اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو نیکیوں میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بچوں کا کالم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارکہ اکیڈمی ہائی سکول دارالعلوم غربی ربوہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے اللہ تعالیٰ آپ کے اور ہم سب کے پیارے اخبار الفضل کو دن دگنی اور چار چوگنی ترقی دے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے الفضل بہت اچھا جا رہا ہے۔

الفضل اخبار بچوں کے کالم سے پڑھا کہ بچے اپنے سکول کے متعلق کچھ لکھا کریں لہٰذا میں نے بھی اپنی پڑھائی نیز اپنے سکول کے متعلق لکھنے کا ارادہ کیا۔ مضمون لکھ کر بھجوا رہی ہوں۔

خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ذہن کی برکت سے مجھے چند سال قبل کی یاد آرہی ہے۔ جب مجھے بعض مجبوریوں کی بناء پر سکول کی تعلیم کلاس ہشتم سے چھوڑنی پڑی اور میں نے سلائی سکول میں داخلہ لے لیا اور پڑھائی کا مطلقاً ارادہ چھوڑ دیا۔ سلائی کا کورس کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کے تیسرے مقدس امام کی تحریک (کہ ہر احمدی بچہ مڈل تک ضرور تعلیم حاصل کرے) پر لبیک کہتے ہوئے مجھ میں تعلیم حاصل کرنے کی ایک زبردست تحریک پیدا ہوئی اور میں نے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے لئے مبارکہ اکیڈمی ہائی سکول دارالعلوم غربی میں داخلہ لیا۔ اس مقدس ادارہ میں مجھے نہایت شفیق اور مہربان اساتذہ میسر آئیں جن کے طریقہ تدریس کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ ان اساتذہ میں سے میں مس ذکیہ نسرین آف دارالیمن شرقی کا ذکر ضرور کروں گی۔ مس ذکیہ نسرین ہمیں عربی پڑھاتی تھیں۔ ان کا طریقہ تدریس نہایت عمدہ تھا۔ ان جیسی کوئی ٹیچر مجھے آج تک میسر نہیں آئی۔ آج بھی مس ذکیہ نسرین قدم قدم پر میری راہنمائی کرتی ہیں۔ ایک ٹیچر ذکیہ خانم ہوتی تھیں۔ جو کہ اب للیانی ضلع قصور چلی گئی ہیں۔ یہ ٹیچر مجھے حساب کروایا کرتی تھیں۔ ان کا طریقہ تدریس بے مثال تھا۔ انھوں نے اپنے طریقہ تدریس کا مجھ پر ایسا گہرا اثر چھوڑا کہ مجھے حساب سے عشق ہو گیا۔ آج بھی حساب میں میری جان ہے۔ غرض میری تمام اساتذہ نے میری بہت زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی اور خاص طور پر ادارہ کی ہیڈ مسٹریس محترمہ امتہ الشکور صاحبہ کی خاص توجہ اور شفقت سے میں نے مڈل کا امتحان ۶۸۸/۸۵۰ نمبر لے کر پاس کر لیا۔ اساتذہ کی شفقتوں نے میرے دل کو اس قدر بڑھایا کہ میں نے میٹرک کرنے کا ارادہ کر لیا۔ مستزاد یہ کہ نویں کی بجائے میں نے دسویں کی پڑھائی شروع کر دی۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور پیارے امام کی دعائیں نیز میری نہایت ہی شفیق اور نہایت مہربان اساتذہ کی خاص توجہ ہی کا نتیجہ ہے کہ میں وہ جو پڑھائی چھوڑ چکی تھی صرف ایک سال کی پڑھائی سے ۵۴۲/۸۵۰ نمبر لے کر میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کر لیا۔ اس ادارہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دینی ماحول پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا بھی بہترین انتظام ہے۔ جب بھی سہ ماہی، ششماہی، نوماہی اور سالانہ امتحان ہوتا ہے تو ساتھ دینی معلومات کا پرچہ ضرور ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک شاندار لائبریری بھی موجود ہے۔ جس میں ہر ذوق کی دینی کتب موجود ہیں۔ مجھے یہ سکول چھوڑے ہوئے تقریباً سات ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ مگر اس مادر علمی کی یاد مجھے ہر وقت آتی رہتی ہے۔ آج میں یہ عہد کرتی ہوں کہ اس ادارہ کا وقار بلند کرنے کے لئے میں اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لاؤں گی۔ مجھے اس سکول کی اساتذہ اور ہیڈ مسٹریس کی محبت و الفت، رفاقت و مجالست زندگی کے ہر موڑ پر یاد آتی رہے گی۔

میری وہ بہنیں جو کسی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہی ہیں۔ میں ان سے عاجزانہ درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس ادارہ میں داخلہ لے لیں۔ اور اپنی ادھوری تعلیم کو مکمل کریں۔ میری پیاری بہنو آج وقت ہے آگہی اور شعور حاصل کیجئے۔ تعمیر انسانیت کے تقاضے سیکھئے۔ سیرت و کردار کے گُر اپنائیے۔ اور مشکلات راہ کا پامردی سے مقابلہ کیجئے۔ اور ہر عسر کو یسر میں اور تنگی کو آسانی میں بدل ڈالیے پھر زمین و آسمان آپ کی عظمتوں اور رفعتوں کو سلام کریں گے۔ پاک وطن کی پاک دھرتی کا ہر ہر ذرہ آپ کو خراجِ تحسین پیش کرے گا۔ میرے جذبات تشنہ ہی نہیں نامکمل اور ادھورے رہ جائیں گے اگر میں اپنی مشفقہ و مونسہ، صاحب دسترس ادارہ ہذا کی ہیڈ مسٹریس محترمہ امتہ الشکور صاحبہ کے احسانات و برکات کا ذکر نہ کروں آپ کی کامل توجہ۔ بھرپور احساس ذمہ داری۔ ذاتی و انفرادی تعلق و رابطہ اور الفت بے بہا کی بدولت ہی مجھے مقصودِ زندگی اور احساس بندگی ملا۔ آج کل میں چنیوٹ میں پی۔ٹی۔سی کر رہی ہوں۔ اور میرا ارادہ ہے کہ میں آئندہ ٹیچنگ کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کروں گی۔

(زاہدہ درّانی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۳۹ و MRS. INOH قوم WIDOW/OF RASYID پیشہ TRADER عمر 56 YEAR بیعت ۱۹۷۶ء ساکن TASIKMALAYA ضلع INDONESIA بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 22 جولائی 1988ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (a) HAQ MAHAR 5,000/- (b) GOLD ORNAMENT 4 GRAMMER VALUING RP 8800/- اس وقت مجھے مبلغ -/68,000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ ــ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ INOH انڈونیشیا
گواہ شد نمبر ۱۔ ABIDIN S/O PURAWIN-ATA TA SIKMALAYA-46124- انڈونیشیا۔
گواہ شد نمبر ۲۔ IBRAHIM. S. S/O MUHAMMAD HANAPI TASIK-MALAYA-46113. انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۱۴۰ و MRS. R. AINI NURHAYATL W/O R. MU-NIRUL ISLAMYUSUF قوم ـ پیشہ HOUSE WIFE عمر 39 YEAR بیعت 1980ء ساکن TASIKMALAYA 46124 ضلع INDONESIA بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 7 اکتوبر 1988ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
(1) A. TELEVISION BLACK & WHITE VALUING RP. 75,000/- (2) A DIAMOND RING VALUING RP. 100,000/- (3) GOLD ORNAMENT 31 GRAMMER VALUING RP. 740,000/- (4) HAQ MAHER (DOWER) RP. 50,000/- TOTAL 965,000/- اس وقت مجھے مبلغ -/25,000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ ــ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ R. AINI NURHAYATL انڈونیشیا
گواہ شد نمبر ۱۔ A BIDIN S/O PURA-WINATA TASIK MALAYA 46124- انڈونیشیا۔
گواہ شد نمبر ۲۔ IBRAHIM S/O MOHAMMAD HANAPI TASIKMALAYA - 46113 - انڈونیشیا۔

قرآن شریف ایک دینی سمندر ہے۔ جسکی تہہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں۔

یہ دنیا خودبخود نہیں ہے اس کے لئے ایک خالق ہے۔

اخبارِ احمدیہ

درخواستِ دُعا

• مکرمہ سیدہ منیرہ ظہور صاحبہ کی خوشدامن صاحبہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب بوجہ بخار اور دیگر متعدد عوارض بیمار ہیں۔

• عزیزہ اقصیٰ ظہیر صاحبہ بنت مکرم ملک ظہیر احمد صاحب فیصل آباد کا اپنڈیکس کا اپریشن ہوا ہے۔

• عزیزہ شازیہ حفیظ بنت مکرم حفیظ اللہ خان صاحب محلہ دارالعلوم غربی ربوہ کچھ دنوں سے شدید بیمار ہیں۔

• عزیزہ روبینہ یاسمین صاحبہ فیصل آباد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

قارئین الفضل ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ بیماروں کو اللہ تعالےٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور طلباء طالبات کو ترقیات سے نوازے۔

ولادت

• مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربّی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ نومبر کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقفِ نَو میں شامل ہے۔ نومولود کا نام اسامہ شمس تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب آف فیصل آباد کا پوتا اور مکرم چوہدری جلال دین صاحب آف اجنیانوالہ کا نواسہ ہے۔

• مکرم نعیم احمد منظور آف مریدکے حال دارالرحمت وسطی ربوہ کارکن دفتر صدر عمومی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ اکتوبر کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم حکیم علی احمد صاحب سابق معلم اصلاح وارشاد کی پوتی اور مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب کی نواسی ہے۔ نومولودہ وقفِ نَو میں شامل ہے۔

• مکرم طارق سعید صاحب مربّی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ نومبر ۸۹ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ جو وقفِ نَو میں شامل ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام طاہرہ سعید رکھا ہے۔ نومولودہ مکرم سعید احمد سعید صاحب ملتان کی پوتی اور مکرم ملک محمد منیر احمد صاحب جہلم کی نواسی ہے۔

• پروفیسر رانا مبشر احمد خان صاحب ساکن چک ۱۰۲، فتح ضلع بہاول نگر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۰ اگست ۸۹ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نام شعیب احمد تجویز ہوا ہے۔ انہوں نے اس بچے کو تحریکِ وقفِ نَو کے تحت وقف کیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں اور بچیوں کو نیک، صالح اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے نیز یہ جماعتِ احمدیہ کیلئے مفید وجود ثابت ہوں۔

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

شربت صدر ـــ نزلہ وزکام کھانسی اور گلے کی خراش کے لئے۔ قیمت -/۸
راحتِ جان ـــ تبخیرِ معدہ کی مفید ومجرب دوا۔ قیمت -/۱۴
تریاقِ معدہ ـــ کھانا ہضم کرکے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ قیمت -/۲، -/۱۴
تریاقِ نزلہ وزکام ـــ نزلہ وزکام کی بلند پایہ دوا۔ قیمت -/۷
روشن کاجل ـــ آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے۔ قیمت -/۵

حبوب مفید اٹھراء قیمت -/۱۵، -/۴۵
اکسیر لاذ و ریہ اولاد قیمت -/۵۰
زد جامِ عشق قیمت -/۱۰۰

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے

تحریک جدید کے سالِ نو (چھپنویں ۵۶ سال) کا اعلان

روئے زمین پر پھیلی ہوئی جماعتوں کی قربانیوں پر ایمان پرور تبصرہ

مخلصین جماعت کا جذبہ اخلاص و مسابقت۔ جماعتہائے پاکستان کی غیر معمولی قربانیوں پر حمد و ثنا کرتے ہوئے اظہار مسرت۔ مستقبل میں مزید خیر و برکت اور کامیابیوں کیلئے زیادہ مستعدی، اخلاص، تنظیم اور دعاؤں سے کام لینے کی ہدایت

ہمارے مقدس و محبوب امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ۲۷ ، اکتوبر ۱۹۸۹ء کو بیت الفضل لندن میں ایک ایمان پرور خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریک جدید کے چھپنویں سال کا اعلان فرمایا ۔چند ارشادات احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے درج ذیل ہیں

● اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خوشخبریاں مل رہی ہیں اور قرآن کریم کے مطالعہ سے جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ جماعت پر اپنے فضلوں کی بارش برسائے گا۔

● جہاں تک پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کا تعلق ہے وہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بارہا بیان کیا ہے ہر پہلو سے ہر مشکل دور میں ہمیشہ قدم آگے بڑھا ہے۔

● تحریک جدید کے نقطۂ نگاہ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک پاکستان دنیا بھر میں قربانی کے میدان میں صف اول میں پہلا ہے۔

● خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال کو خدا تعالیٰ نے تحریک جدید میں بھی ایک سنگِ میل بنا دیا ہے اور غیر معمولی اضافہ بتا رہا ہے کہ اللہ نے چاہا تو آئندہ صدی میں اسی طرح ہمیشہ غیر معمولی اضافے ہوتے چلے جائیں گے۔

● امیر اپنے ماتحت شعبوں کو ہمیشہ بیدار رکھے اور تربیت دے کام کرنے والوں کو کہ وہ امیر کی توجہ کے بغیر بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنے ضمیر کی روشنی سے کام کرنے کی عادت ڈالیں .... وہ یہ سمجھ رہے ہوں کہ سارا بوجھ ہم پر ہے ہم خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔

● اپنے جماعتی نظام کو خشک مکینیکل دنیاوی نظام نہ رہنے دیں اس کو اپنی دعاؤں سے اپنے آنسوؤں سے اللہ کی محبت سے تر رکھیں۔

ان ارشادات میں جہاں جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضل و کرم پر اظہار تشکر ہے وہاں آئندہ کیلئے خدمت دین کے نئے تقاضوں کی بھی نشاندہی فرما دی گئی ہے۔ مخلصین جماعت سے درخواست ہے۔ غیر معمولی فضل و کرم کے پیش نظر نئے سال کیلئے غیر معمولی اضافوں کے ساتھ اپنے مقدس امام کے حضور مالی قربانی کے وعدے پیش کریں۔ یہ یاد رہے کہ اب ہمیں بفضلِ خدا پچاس ساٹھ ملکوں کی بجائے ۱۲۰ ممالک کی ضروریات کو پورا کرنا ہے اس لئے وعدوں میں معقول اضافہ کی ضرورت ہے۔ وقت کے تقاضے اور اپنے اخلاص و ایمان کے مطابق قربانیاں پیش کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے مستحق ہوں ۔اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

یکم نبوت ۱۳۶۸
نومبر ۱۹۸۹ء

الملتمس

وکیل المال اوّل

تحریک جدید۔ ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

● آزاد کشمیر نے بھی اپنا بنک قائم کرنے کا اعلان کر دیا۔

● وزیر اعلیٰ نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے وفاقی حکومت کو سیدھی راہ پر ڈال دیا ہے۔ وزیر اعظم نے مانیکا، رئیس شبیر انور عزیز اور مخدوم احمد عالم کو نہ صرف کروڑوں روپے دیئے بلکہ وزیر بھی بنا دیا

● وزیر اعظم بے نظیر نے کہا ہے کہ ہم ہارس ٹریڈنگ پر یقین نہیں رکھتے ہمارے ارکان بکاؤ مال نہیں ہیں

● پیپلز پارٹی کی چیئرمین بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی قرارداد منظور کرے کہ صوبائی خود مختاری کے تحت کیا کیا اختیارات ہونے چاہیں۔

● ڈاکوؤں نے کمشنر سکھر کے بھائی کو اغوا کر لیا۔ پانچ لاکھ روپے تاوان ادا کرنے کا مطالبہ

● نواب زادہ نصر اللہ نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم باہمی افہام و تفہیم یا نئے انتخابات سے ہی ختم ہو سکتی ہے

● ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میانوالی کی نرس کے قتل پر احتجاجی مظاہرے تمام ڈاکٹروں نرسوں کی ہڑتال تمام مریضوں کو فارغ کر دیا گیا۔

● کراچی میں ڈاکوؤں نے بنک سے ساڑھے پانچ لاکھ روپے لوٹ لئے

● وفاقی حکومت کے ایک ترجمان نے وزیر اعلیٰ نواز شریف کے اس بیان کی تردید کی ہے کہ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وزیر اعظم بے نظیر وولر بیراج کی تعمیر پر رضامند ہو گئی تھیں۔

● وسیع البنیاد حکومت کے لئے حکومت نے جونیجو اور ولی خان سے رابطہ کر لیا ہے۔

● جئے سندھ تحریک نے کہا ہے کہ اردو اخبارات نے ۲۵ ، نومبر تک اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو سندھ میں کوئی اردو اخبار فروخت نہ ہو سکے گا۔

غیر ملکی خبریں

● بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں لوک سبھا کے ۲۲۱، حلقوں کے ووٹر اڑھائی ہزار سے زائد امیدواروں کے لئے اپنے ووٹ ڈال رہے ہیں حلقے پندرہ صوبوں اور پانچ مرکزی علاقوں پر مشتمل ہیں۔ مخدوش حالات کے پیش نظر امن و امان بحال رکھنے کے لئے مخصوص انتظامات کئے گئے ہیں۔ ملک بھر میں پولنگ کا ۳۷، لاکھ نفوس پر مشتمل عملہ اور صوبائی پولیس کے دستوں کے علاوہ مرکزی پولیس فورس کے ایک لاکھ جوان بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

● بھارت کے صوبہ اترپردیش میں انتہا پسند ہندوؤں کی ایک تنظیم نے صوبائی ہائیکورٹ سے درخواست کی ہے کہ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کی اجازت دی جائے۔ اس درخواست کی سماعت کے لئے عدالت کا خصوصی بینچ ترتیب دیا گیا ہے جو سماعت کا آغاز ۸، دسمبر سے کرے گا۔

● فرانس نے گذشتہ سوموار کے روز بحرالکاہل میں ۳۰، کلوٹن طاقت کا تجرباتی نیوکلیئر بم کا دھماکہ کیا ہے۔

● نمیبیا کے نئے صدر سام نجوما نے گذشتہ منگل کے روز اسمبلی کے پہلے "تاریخی اجلاس" کی صدارت کی اور وزراء کو خوش آمدید کہا۔